میرا بچپن

آج میں تمہیں اپنے بچپن کی طرف لے جاؤں گی۔

میں تم سے اتنی بڑی ہوں کہ تمہاری دادی بھی ہو سکتی ہوں۔ تمہاری نانی بھی، بڑی بہن بھی، بڑی خالہ بھی۔ گھر میں سب لوگ مجھے ''جیجی'' کہہ کر پکارتے ہیں۔

ہاں ان دنوں میں خود کو کچھ بڑی یعنی عمر میں سیانی محسوس کرنے لگی ہوں۔ شاید اس لئے کہ پچھلی صدی میں پیدا ہوئی تھی۔ میرے پہننے اوڑھنے میں بھی کافی تبدیلیاں آئی ہیں۔ پہلے میں رنگ برنگے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

کپڑے پہنتی تھی۔ نیلا، جامنی، کالا، چاکلیٹی، اب دل چاہتا ہے کہ سفید پہنوں۔ گہرے نہیں ہلکے رنگ، میں نے پچھلی صدی میں طرح طرح کی پوشاکیں پہنی ہیں۔ پہلے فراک پھر نیکر، واک، اسکرٹ، لہنگے، غرارے اور اب چوڑی دار اور گھیرے دار کُرتا۔

بچپن کی کچھ فراکیں تو مجھے اب تک یاد ہیں۔

ہلکی نیلی اور پیلی دھاری والی فراک، گول کالر اور بازو پر بھی گول کف۔ ایک ہلکے گلابی رنگ کی باریک چنوٹوں والی گھیر دار فراک نیچے گلابی رنگ کی فُر والی۔

اُن دنوں فراک کی اوپر کی جیب میں رومال اور بالوں میں رنگ برنگے ربن کا چلن تھا۔

لیمن کلر کی بڑی پلیٹوں والی گرم فراک جس کے نیچے فرنٹنگی تھی۔

مجھے اپنے موزے اور اسٹاکنگ بھی یاد ہیں۔

بچپن میں مجھے اپنے موزے خود دھونے پڑتے تھے۔ وہ نوکر یا نوکرانی کو نہیں دیئے جاسکتے تھے۔ اس کی سخت ممانعت تھی۔ ہم بچے اتوار کی صبح اس میں لگتے۔ دھولینے کے بعد اپنے اپنے جوتے پالش کر کے چمکاتے۔ جب جوتے، کپڑے یا برش سے رگڑتے تو پالش کی چمک اُبھرنے لگتی۔

سُرور! مجھے آج بھی بوٹ پالش کرنا اچھا لگتا ہے۔ حالانکہ اب نئی نئی قسم کے شوز آچکے ہیں۔ اور یہ پہلے سے کہیں زیادہ آرام دہ بھی ہیں۔ ہمیں جب نئے جوتے ملتے اس کے ساتھ ہی چھالوں کا علاج شروع ہو جاتا۔

جب کبھی لمبی سیر پر نکلتے، اپنے پاس روئی ضرور رکھتے جوتا لگا تو روئی موزوں کے اندر۔ ہاں ہمارے تمہارے بچپن میں تو بہت فرق آگیا ہے۔

ہر سنیچر کو ہمیں آلیو آئل یا کیسٹر آئل پینا پڑتا یہ ایک مشکل کام تھا۔ سنیچر کو صبح سے ہی ناک میں اس کی بُو آنے لگتی۔

چھوٹے شیشے کے گلاس، جس پر خوراک کے لئے نشان پڑے رہتے تھے انہیں دیکھتے ہی متلی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہونے لگتی تھی۔ مجھے آج بھی لگتا ہے کہ اگر ہم سینچر کو وہ دوا نہ بھی پیتے تو کچھ زیادہ بگڑنے والا نہیں تھا۔ صحت ٹھیک ہی رہتی۔

میں تمہیں بتاؤں گی ہمارے وقت اور تمہارے وقت میں کتنی دوری ہے۔ یہاں تک کہ بچپن کی دلچسپیاں بھی بدل گئی ہیں۔

مجھے یاد ہے اُن دنوں کچھ گھروں میں گراموفون تھے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نہیں تھے۔ ہمارے بچپن کی قلفی آئس کریم ہو گئی ہے۔ کچوری، سموسے، برگر اور پزا میں بدل گئے ہیں۔ شہتوت، فالسے اور خس کا شربت، کوک، پیپسی میں۔ ان دنوں کوک نہیں لیمینڈ دی مٹو ملتی تھی۔

شملہ اور نئی دہلی میں بڑے ہوئے بچوں کو وینگرس اور ڈے ویکو ریستراں کی چاکلیٹ اور پیسٹری مزہ دینے والی ہوتی تھی۔ ہم بھائی بہنوں کی ذمہ داری ہوتی۔ شملہ مال سے براؤن بریڈ لانے کی۔

ہمارا گھر مال سے زیادہ دور نہیں تھا۔ ایک چھوٹی سی چڑھائی اور گرجا میدان پہنچ جاتے۔ وہاں سے ایک اترائی اترتے اور مال پر۔ کنفشنری کاؤنٹر پر طرح طرح کی پیسٹری اور چاکلیٹ کی خوشبو من لبھاونی ہوتی۔

ہمیں ہفتے میں ایک بار چاکلیٹ خریدنے کی اجازت تھی۔ میرے پاس سب سے زیادہ چاکلیٹ، ٹافی کا اسٹاک رہتا۔ میں چاکلیٹ لے کر کھڑے کھڑے کبھی نہ کھاتی۔ گھر پہنچ کر سائڈ بورڈ پر رکھ دیتی اور رات کے کھانے کے بعد بستر میں لیٹ کر مزے لے لے کر کھاتی۔

شملہ کے پھل بھی بہت یاد آتے ہیں کھٹے میٹھے کچھ ایک دم لال کچھ گلابی۔ رس بھرے۔ سوچ کر ہی منھ میں پانی بھر آئے۔ چیسٹ نٹ، ایک اور غضب کی چیز! آگ پر بھنے جاتے اور پھر چھلکے اتار کر منھ میں۔

چنا جور گرم اور انار دانے کا چورن۔ ہاں! چنا جور گرم کی بڑا جو بت تھی وہ اب بھی نظر آتی ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

پرانے کاغذوں سے بنائی ہوئی۔اس پڑیا میں صرف ہاتھ کا کمال ہے۔ نیچے سے ترچھی لپیٹتے ہوئے اوپر سے اتنی چوڑی کہ چنے آسانی سے ہتھیلی پر پہنچ جائیں۔ایک وقت تھا جب فلم کا گانا چنا جور گرم بابو میں لایا مزے دار چنا جور گرم، ان دنوں اسکول کے ہر بچے کو آتا تھا۔

کچھ بچے پڑیا پر تیز مسالہ ڈلواتے۔ پورا گرجا میدان گھومنے تک یہ پڑیا چلتی۔ایک ایک چنا یا پڑی منھ میں ڈالنے اور قدم اٹھانے میں ایک خاص ہی لے اور رفتار تھی۔

چھٹپن میں ہم نے شملہ میں بہت مزے کئے ہیں۔گھوڑوں کی سواری کی ہے۔شملہ کے ہر بچے کو کبھی نہ کبھی یہ موقع مل ہی جاتا تھا۔

جانے کیوں ہم گھوڑوں کو کچھ کمتر سمجھتے اور ان پر ہنستے تھے۔نانیہال کے گھوڑے خوب تگڑے اور خوبصورت! ان کی بات پھر کبھی۔

شام کو رنگ برنگے غبارے سامنے جاکھو کا پہاڑ اونچا چرچ اور چرچ کی گھنٹیاں بجتیں تو دور دور تک ان کی گونج پھیل جاتی۔لگتا کہ اس کے سنگیت میں پر بھو ایسوع خود کچھ کہہ رہے ہوں۔

سامنے آسمان پر سورج غروب ہو رہا ہے۔گلابی سنہری دھاریاں نیلے آسمان پر پھیل رہی ہیں دور دور پھیلے پہاڑوں کے مکھڑے گہرانے لگے اور دیکھتے دیکھتے بتیاں ٹمٹمانے لگیں۔رج پر کی رونق اور مال کی دوکانوں کی چمک کے بھی کیا کہنے۔اسکنڈل پوائنٹ کی بھیڑ سے ابھرتی ہنگامہ خیز آوازیں۔

سرور! اسکنڈل پوائنٹ کے ٹھیک سامنے ان دنوں ایک دکان ہوا کرتی تھی جس کے شوروم میں شملہ کالکا ٹرین کا ماڈل بنا ہوا تھا۔اس کی پٹریاں، اس پر کھڑی چھوٹے چھوٹے ڈبوں والی ٹرین ایک طرف سرخ ٹین کی چھت والا اسٹیشن اور سامنے سگنل دیتا کھمبا اور تھوڑی تھوڑی دور پر بنی سرنگیں۔

پچھلی صدی میں تیز رفتار والی گاڑی وہی تھی۔کبھی کبھی ہوائی جہاز بھی دیکھنے کو ملتے۔جب بھی ان کی آواز آتی بچے انہیں دیکھنے باہر دوڑتے۔اور انہیں دکھائی دیتا ایک بھاری بھرکم پرندہ پنکھ پھیلا کر اڑا چلا جا رہا ہے۔یہ دیکھو اور وہ غائب۔اس کی اسپیڈ ہی اتنی تیز لگتی۔ہاں گاڑی کے ماڈل

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

والی دکان کے ساتھ ایک اور ایسی دکان تھی جو مجھے کبھی نہیں بھولتی۔ یہ وہ دکان تھی جہاں میرا پہلا چشمہ بنا تھا۔ وہاں آنکھوں کے ڈاکٹر انگریز تھے۔

شروع شروع میں چشمہ لگانا بڑا اَٹ پٹا لگا۔ چھوٹے بڑے سب میرے چہرے کی طرف دیکھتے اور کہتے آنکھوں میں کچھ تکلیف ہے؟ اس عمر میں عینک؟ دودھ پیا کرو۔ میں ڈاکٹر صاحب کا کہا دوہرا دیتی کہ کچھ دیر پہنوں گی تو چشمہ اتر جائے گا۔

اگر چہ ڈاکٹر صاحب نے پورا یقین دلایا تھا مگر چشمہ اب تک نہیں اترا۔ ہاں نمبر ضرور کم ہوتا رہا میں اپنے آپ اس کی ذمہ دار ہوں۔ جب آپ دن کی روشنی چھوڑ کر رات میں ٹیبل لیمپ جلا کر کام کریں گے تو اس کے علاوہ اور کیا ہوگا۔ ہاں جب پہلی بار میں نے چشمہ لگایا تو میرے ایک چچیرے بھائی نے مجھے چھیڑا۔ دیکھو دیکھو کیسی لگ رہی ہے۔

’’آنکھ پر چشمہ لگایا تا کہ سوجھے دور کی۔ یہ نہیں لڑکی کو معلوم صورت بنی لنگور کی۔‘‘ میں چڑ گئی کہ مجھ پر یہ کیوں دہرایا جا رہا ہے۔ مگر، شعر برا نہ لگا۔

جب وہ چائے پی کر چلے گئے تو میں اپنے کمرے میں جا کر آئینے کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ کئی بار خود کو دیکھا۔ عینک اتاری پھر پہنی۔ پھر اتاری۔ دیکھتی رہی دیکھتی رہی۔

صورت بنی لنگور کی
نہیں نہیں نہیں

ہاں ہاں ہاں

میں نے اپنے چھوٹے بھائی کی ٹوپ اتار کر سر پر رکھی کچھ عجیب لگی، اچھی بھی اور مضحکہ خیز بھی۔ تب کی بات تھی اب تو چہرے کے ساتھ گھل مل گیا ہے چشمہ۔ جب کبھی اترا ہوا ہوتا ہے تو چہرہ خالی خالی لگنے لگتا ہے۔ یاد آئی وہ ٹوپ۔ کالی فریم کا چشمہ اور لنگور کی صورت ہاں ان دنوں میں شملہ میں سر پر ٹوپی لگانا پسند [illegible] ور کہاں

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہلکی پھلکی خوبصورت ہما چلی ٹوپیاں !۔

(کرشنا سوبتی)

مشق

پڑھیے اور سمجھیے

لفظ		معنی
سیانی	–	بڑی۔ہوشیار
پوشاک	–	لباس
ممانعت	–	منع کرنا، مناہی
اسٹاک	–	ذخیرہ
رفتار	-	چال
چرچ	–	عیسائیوں کی عبادت گاہ
اسپیڈ	-	رفتار
سگنل	-	نشان، اشارہ

غور کرنے کی باتیں:

یہ مضمون بنگلہ زبان کی ایک مشہور ادیبہ کرشنا سوبتی کی ''آپ بیتی'' سے لیا گیا ہے۔ آپ بیتی اُس تحریر کو کہتے ہیں جس میں لکھنے والا اپنی زندگی کے بارے میں خود لکھتا ہے۔ کرشنا سوبتی نے ۴۰-۱۹۳۵ء کے آس پاس اپنے بچپن کے زیادہ تر دن شملہ میں گزارے تھے۔ انہوں نے اس

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مضمون میں ان دنوں کے بارے میں بہت دلچسپ انداز میں بات کی ہے اور بتایا ہے کہ ان کے بچپن اور آج کے بچپن میں کتنا فرق پیدا ہو گیا ہے۔

سوچیے اور جواب دیجیے:

۱۔ مصنفہ بچپن میں اتوار کی صبح کیا کیا کام کرتی تھیں؟

۲۔ مصنفہ کو چشمہ کیوں لگانا پڑا؟ چشمہ لگانے پر ان کے چچازاد بھائی انہیں کیا کہہ کر چڑاتے تھے؟

۳۔ مصنفہ اپنے بچپن میں کون کون سی چیزیں مزے لے کر کھاتی تھیں؟ ان میں سے کچھ چیزوں کے نام لکھیے۔

۴۔ چاکلیٹ، گھوڑے کی سواری، جہاز کی آوازیں اور شوروم میں شملہ کا لکا ٹرین کا ماڈل وغیرہ مصنفہ کی پسندیدہ چیزیں تھیں۔ آپ کی پسندیدہ چیزیں کیا ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

مترادف الفاظ بتائیے:

ایک معنی کے کئی الفاظ ہوں تو انہیں ہم "مترادف" کہتے ہیں۔ جیسے خوشی، مسرت، شادمانی۔

آپ بھی درج ذیل الفاظ کے مترادف تلاش کیجیے۔

پوشاک۔ ....

سیانا۔ ....

نوکر۔ ....

شروع۔ ....

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

چھٹپن۔ ....

عینک۔ ....

غور کیجئے اور لکھئے:

۱۔ (i) کرشنا سوبتی شملہ گنگا

(ii) لڑکی کپڑا ندی

(iii) روشنی خوشی غصہ

۲۔ سبق میں لفظ 'چشمہ' استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ 'چشم' سے بنا ہے۔ اسی طرح قلم سے 'قلمدان' بیلنا سے بیلن وغیرہ بنتا ہے۔ ایسے الفاظ جن کا استعمال اوزار یا آلے کے طور پر ہوتا ہے اسم آلہ کہلاتے ہیں۔ جیسے چاقو، تلوار، ہتھوڑا وغیرہ اسم آلہ کہلاتے ہیں۔

اپنے اِرد گرد کے ماحول اور گھر کی چیزوں سے تلاش کرکے ان چیزوں کی فہرست بنایئے جو 'اسم آلہ' کہلاتی ہوں۔

☆ پہلی قسم کے نام خاص ہیں۔ یہ کسی خاص آدمی یا شہر یا کسی خاص ندی کیلئے استعمال ہوئے ہیں۔ انہیں اسم خاص یا اسم معرفہ کہتے ہیں۔

☆ دوسری قسم کے نام عام ہیں کہ کوئی بھی لڑکی، کوئی بھی کپڑا اور کوئی بھی ندی ہو سکتی ہے۔ انہیں اسم عام یا اسم نکرہ کہتے ہیں۔

☆ تیسری قسم کے نام کسی خاص حالت یا کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہیں اسم کیفیت کہتے ہیں۔ آپ بھی ان تینوں قسموں کے دو دو اسم سوچ کر لکھئے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مندرجہ ذیل لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

رنگ برنگے جیب غضب علاج وقت بوٹ پالش لباس ٹرین

چشمہ روشنی آئینہ غبارہ۔

خود سے کرنے کے لیے

☆ اپنے گھر کا کوئی دلچسپ واقعہ یاد کر کے لکھیے۔ آپ اتوار کا دن کیسے گزارتے ہیں تفصیل سے لکھیے۔

☆ ہمارے ملک میں طرح طرح کے کھانے اور طرح طرح کے لباس رائج ہیں اپنے دوستوں اور استاد سے مل کر ان لباسوں اور کھانوں کے بارے میں بات چیت کیجیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)